مقاماتِ مظہری

تالیف : حضرت شاہ غلام علی دہلوی

تحقیق و تعلیق و ترجمہ : محمد اقبال مجددی



اردو سائنس بورڈ

مقاماتِ مظہری

بقول شاہ ولی اللہ محدث دہلوی :

"اس وقت حضرت میرزا جان جانان کی مثل دنیا کے کسی اقلیم اور شہر میں نہیں ہے .... شاید مرحومین میں بھی نہ ملے ' بلکہ زمانے کے ہر حصے میں ایسے عزیز الوجود لوگ کم ہوتے ہیں ۔"

(مقامات مظہری ۲۸۵ ' انفاس الاکابر ۲۴)

لائبریری کیٹلاگ کارڈ

غلام علی دہلوی ' شاہ

مقامات مظہری (احوال و مقامات ' ملفوظات و مکتوبات

حضرت میرزا مظہر جان جانان شہیدم ۱۱۹۵ھ/۱۷۸۱ء ...) لاہور :

اردو سائنس بورڈ ۲۰۰۱ء

۷۰۴ ص

۱۔ مظہر' جان جانان ' میرزا

۲۔ سلطنت مغلیہ

۳۔ تصوف ـــ ہندوستان

ا۔ محمد اقبال مجددی ' مترجم

II۔ عنوان

۹۲۲ ، ۹۷

مقاماتِ مظہری

احوال وملفوظات ومکتوبات

حضرت میرزا مظہر جانِ جاناں شہیدؒ

۱۱۱۱ھ ——— ۱۱۹۵ھ
۱۷۰۰ء ——— ۱۷۸۱ء

تالیف

حضرت شاہ غلام علی دہلوی

تحقیق وتعلیق وترجمہ

محمد اقبال مجددی



اردو سائنس بورڈ

299 - اپر مال ، لاہور

سلسلہ مطبوعات نمبر 175

طبع دوم : 2001ء
قیمت : -/300 روپے

ناشر

محمد اکرام چغتائی
ڈائریکٹر جنرل، اردو سائنس بورڈ
299- اپر مال، لاہور

ISBN - 969 - 477 - 055 - 6

مطبع : میو آرٹ پریس، 48 لوئر مال، نزد سیشن کورٹ، لاہور

انہوں نے توجہ فرمائی تو میں نے دیکھا کہ ان کا چہرہ میری طرح ہو گیا ہے اور میرا چہرہ ان کی مانند، میں اس سے بہت محظوظ ہوا۔

ایک مرتبہ میں حضرت خواجہ محمد زبیر (۱۰۳) رحمۃ اللہ علیہ کے عرس پر حاضر ہوا حضرت خواجہ تشریف لائے اور فرمایا کہ عبادت کثرت سے کیا کرو اس راہ (طریقت) میں عبادت کرنی چاہیے تاکہ در تصرف کھل جائے۔ میں نے عرض کی کہ آپ کا مرتبہ کس طرح حاصل ہو سکتا ہے فرمایا (صرف) کثرت عبادت سے۔

ایک بار میرا مکان معطر ہو گیا۔ اوپر نگاہ کی تو کیا دیکھتا ہوں کہ میرے سر پر (ایک) معطر اور منور روح جلوہ نما ہے اور اس کے گرد آفتاب کی سی شعاعیں ہیں۔ میں حیران ہوا کہ یہ کیا (ماجرا) ہے ؟ پھر خیال آیا کہ یہ آں سرور صلی اللہ علیہ وسلم کی روح مبارک ہے یا حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کی روح ہے۔

ایک مرتبہ اہل خانقاہ کے درمیان لفظی نزاع ہوا حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور فرمایا کہ جو کوئی جھگڑا کرے اسے خانقاہ سے نکال دو۔

ایک مرتبہ میرے مکان میں سیدۃ النساء (۱۰۴) رضی اللہ عنہا تشریف لائیں فرمایا کہ میں تمہارے لیے زندہ ہوں۔

ایک مرتبہ میں نے مشکوک کھانا کھا لیا تو میں نے دیکھا کہ حضرت شہید (میرزا مظہر) نے الٹی کی ہے اور فرمایا کہ ہر جگہ کا کھانا نہیں کھانا چاہیے۔

ایک مرتبہ الہام ہوا کہ منصب قیومیت تمہیں عطا کیا گیا ہے۔

ایک روز الہام ہوا کہ تجھ سے ایک نیا طریقہ جاری ہو گا۔

ایک روز میں نے اپنے مکان کی کشادگی کے لیے عرض کی تو الہام ہوا کہ تو اہل و عیال نہیں رکھتا پھر کیا ضرورت ہے ؟

ایک روز میں نے ہمسائے کا مکان طلب کیا تو الہام ہوا کہ تم نے ہمسائے کو کیوں تکلیف پہنچائی اور اسے مکان سے باہر نکالا۔

ایک روز میں حرمین الشریفین کی زیارت [۱۵۲] کا قصد کر کے نیم قد اٹھا تو یہ الہام ہوا کہ تیرا یہیں رہنا بہتر ہے۔

ایک روز میں نے کہا "یا شیخ عبد القادر شیئاً للہ" تو الہام ہوا کہ کہو "یا ارحم الراحمین شیئاً للہ"۔

ایک روز الہام ہوا کہ حضرت سلطان المشائخ نے اپنے خلفاء دکن بھیجے تھے تم

اپنے خلفاء کابل اور بخارا بھیجو ۔ اللہ تعالیٰ کا کلام صوت اور لحن سے مبرا ہے ۔میں نے تین بار سنا ایک مرتبہ مدرسہ میں ' دو مرتبہ سکونتی مکان میں جس میں کہ ان دنوں مقیم ہوں یعنی خانقاہ شریف ۔

ایک رات میں نے کہا "یا رسول اللہؐ آواز آئی" لبیک یا عبد صالح " ۔

فصل

آپ کی چند کرامات (۱۰۵)

سالکان راہ الٰہی اور طالبان فیض نامتناہی سے مخفی نہیں ہے کہ خدا کی محبت اور اتباع سید انبیاء علیہ و علی آلہ الصلوٰۃ والسلام جیسی کوئی کرامت اور خرق عادت نہیں ہے اور یہ دونوں امر آپ کے "وجود باجود" میں بدرجہ کمال پائے جاتے تھے ۔سب سے بڑی کرامت اور سب سے افضل خرق عادت تو طالبوں کے باطنوں پر تصرف اور ان کے سینوں میں حضرت سبحانہ کے فیض و برکات کا القا کرنا ہے اور یہ امور آپ سے اس قدر ظہور پذیر ہوئے کہ ان کی تحریر کے لیے دفاتر درکار ہیں ۔

ہزاروں ارادت مندوں کے دل ذاکر کیے اور سیکڑوں جذبات و واردات الٰہیہ کو پہنچے ۔ اور بہت سے لوگوں کو مقامات و حالات عالیہ پر فائز کیا ۔لیکن کائنات میں تصرف اور غیب کی خبریں نفس امر کے مطابق الہام ہوئیں اور آپ کی دعا سے حل مشکلات اور حاجت برآری کے اس قدر واقعات ہوئے کہ لوگوں کے اکثر کام آپ کی دعا سے ہو گئے ۔ اور بہت سے عقدے حل ہوئے اور جیسا فرمایا ویسا بارہا ہوا ۔حقیقت اس کے مصداق ہے :

مطلق آن آواز خود از شہ بود
گرچہ از حلقوم عبداللہ بود (۱۰۶)

آپ کا کلام کرامت نظام سراسر الہام ' خوارق اولیاء اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزہ کا پرتو (تھا) بہت سے لوگ خواب میں آپ کا دیدار کرکے شرف یاب ہوئے اور طریقہ اخذ کیا ۔ اور عالی مقامات پر پہنچے اور اپنے وطنوں کو روانہ ہوئے ۔ طالبوں کی کثرت کے باوجود ہر ایک کو توجہ سے ایک مقام سے دوسرے مقام پر